سوال

(29) رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسعود احمد دریافت کرتے ہیں کہ عموماً سنا جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ اگر پڑھا بھی گیا ہے تو انفرادی طور پر! اس سلسلے میں مکمل رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابن کثیر نے محمد بن اسحاق کی سند سے عبداللہ بن عباسؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ انتقال فرماگئے تو سب سے پہلے مردوں کو (آپ کے حجرہ میں) داخل کیا گیا، جنہوں نے بغیر کسی امام کے متفرق طور پر آپ ﷺ پر نماز پڑھی، پھر جب فارغ ہوگئے تو عورتوں کو داخل کیا گیا اور انہوں نے نماز پڑھی، پھر بچوں کو داخل کیا گیا، جنہوں نے نماز پڑھی، پھر غلام داخل کیے گئے اور انہوں نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ، رسول اللہ ﷺ پر نماز پڑھتے وقت کسی نے امامت نہیں کرائی۔

ابن کثیر نے بیہقی کی ایک روایت بھی درج کی ہے جس کے راوی عبداللہ بن مسعود ہیں۔

جس میں رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل آپ کی وصیت کا ذکر ہے اور اس وصیت میں نماز جنازہ کے بارے میں آپ کو یہ وصیت کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جب تم لوگ مجھے غسل دے چکو، خوشبو (حنوط) مل چکو اور کفن پہنا چکو تو پھر مجھے میر قبر کے پاس رکھ دینا اور ایک گھڑی کے لیے باہر چلے جانا، وہ اس لیے کہ مجھ پر سب سے پہلے میرے دو دوست اور میرے ہم نشین جبرائیل اور میکائیل نماز پڑھیں گے، پھر اسرافیل، پھر فرشتہ موت اور ان کے ساتھ فرشتوں کا انبوہ ہوگا۔ مجھ پر پہلے میرے اہل بیت میں سے مرد نماز پڑھیں، پھر ان کی عورتیں، پھر تم لوگ فوج درفوج اکیلے اکیلے داخل ہونا۔ مجھے ان عورتوں سے تکلیف نہ پہنچانا جو واویلا کریں یا بین کریں یا چیخ وپکار کریں۔ میرے صحابہ میں سے جو غائب ہوا اسے میری طرف سے سلام پہنچانا۔

لیکن پھر لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے ایک راوی سلام بن مسلم جنہیں ابن سلیم یا ابن سلیمان بھی کہا جاتا ہے، علی بن مدینی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، بخاری، ابوحاتم، ابوزرعہ، ابراہیم جوزجانی، نسائی اور کئی دوسری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے، بلکہ بعض ائمہ نے تو انہیں جھوٹا بھی قرار دیا ہے اور کئی نے ان کی روایت قبول نہیں کی۔

پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ محدث ابوبکر بزار نے اس روایت کو سلام بن مسلم کے بجائے دوسرے راویوں سے بھی روایت کیا ہے۔

بہر حال اس روایت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ لوگ علیحدہ سے نماز پڑھیں اور ایک اضافی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ فرشتوں نے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی۔ (البدایہ والنہایہ : 5 (293.292

قاضی محمد سلیمان منصوری پوری نے طبری سے یہ نقل کیا ہے کہ چونکہ حجرہ مبارکہ تنگ تھا، اس لیے دس دس شخص اندر جاتے، جب وہ فارغ ہو کر باہر آتے تب اور دس اندر جاتے۔ یہ سلسلہ لگاتار شب و روز جاری رہا، اس لیے تدفین مبارک شب چہار شنبہ کو، یعنی رحلت سے تقریباً 32 گھنٹے بعد عمل میں آئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (رحمۃ العالمین 1: 253)

آپ ﷺ پر انفرادی نماز جنازہ کی حکمت یہ ہو سکتی ہے کہ جس طرح ہر شخص کو رسول اکرم ﷺ پر انفرادی طور پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، اس طرح وہاں موجود اشخاص کو بھی انفرادی طور پر آپ کی نماز جنازہ پڑھنے کا موقع فراہم ہوا۔ (واللہ اعلم)

(اس بارے میں صحیح ترین روایت وہ ہے جسے امام ترمذی نے شمائل محمدیہ میں ذکر کیا ہے۔ سیدنا ابوبکر سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ لوگوں نے پوچھا کس طرح؟ انہوں نے فرمایا: کچھ لوگ داخل ہوں وہ تکبیر کہیں، درود پڑھیں اور پھر دعا کر کے باہر آجائیں۔ اس کے بعد پھر دوسرا گروہ اندر جائے یہاں تک کہ تمام لوگ ایسا کریں۔ (مختصر الشمائل المحمدیہ بتحقیق الالبانی، ص: 200) میں اسی شکل میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

جنازے کے مسائل، صفحہ: 300

محدث فتویٰ